معراج النبی ﷺ پر اُردو سیرت نگاروں کے نقطہ نظر کا جائزہ

A Stuyd; Approaches of Urdu Seerah Writers on Meraj un Nabi (SAW)

*عاصمہ عزیز

**ثمن نواز

***حافظہ ثمن

Abstract

Due to the significance of miracles performed by the last prophet Muhammad (PBUH) a lot has been authored and translated over the centuries in various languages including Urdu. Profoundly diverse range of aspects pertaining miracles of Prophet (PBUH) has undoubtedly paved the ways to investigate various aspects and topics through different lenses, finding new pearls of wisdom and knowledge as well as introducing commonly unknown novel trends in the field of research. Since, the modern Seerah texts are profoundly impacted by the impressive historical currents that have formed the post-colonial Muslim world. In the 19th century, the Islamic world confronted various challenges including the Western understanding of science and revelation. The mystical and metaphysical sides of prophethood and Prophet Muhammad served as a major component of their prophetologies. Modern Urdu Seerah writer's approaches depict thought-provoking modus towards nubuwwa (prophethood) in a highly rationalized climate. This paper examines the approaches adopted by the authors discussing the metaphysical dimension of Prophet Muhammad's ascension, known as the Mi'rāj in available Urdu literature. The article aim is also aimed at presenting an introductory review of such books including their titles, authors, year of publication, publishers, a summary of the content of the books as well as their critical evaluations. It is hoped that this humble effort, as a form of literary criticism or critical evaluation and review of such books, will make them known quantity. It can be an important tool to potentially help the reader to become familiar with the contents of a book and eventually determine whether that book will be the right choice for him or not. Furthermore, it also helps to validate the worthiness as well as confirm who the book's audience is.

Keywords: Seerah Writings, Prophethood, Miraj un Nabi, Urdu, Seerah Biographical Trends.

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی خواتین یونیورسٹی، فیصل آباد۔

**شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی خواتین یونیورسٹی، فیصل آباد۔

*شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی خواتین یونیورسٹی، فیصل آباد۔

تعارف:

ہر دور میں سیرت النبی ﷺ پر لکھی گئی کتابوں میں دلائل نبوت اور معجزات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور عقائد کی کتابوں میں فلسفیانہ نکتہ نظر سے اس سلسلہ کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا گیا۔ اس موضوع پر بہت سا سرمایہ عربی کتب پر مشتمل ہے۔ عصرِ حاضر میں پاکستانی سیرت نگاری کے رجحانات کو درج ذیل عنوانات کے تحت دیکھا جاسکتا ہے: شمائلِ نبوی، دلائلِ نبوی، دعوتی منہج، اختصاصی سیرت نگاری، فقہ السیرۃ، تقابلی رجحان اور بچوں کا سیرتی ادب وغیرہ۔ دلائلِ نبوۃ و معجزات نبی الوریٰ ﷺ پر قلم اُٹھانے والوں میں صرف عربی دان منفرد نہیں بلکہ اس عنوان پر اردو سیرت نگاروں بھی خاطر خواہ کام کیا ہے۔ اردو سیرت نگاروں نے اس موضوع پر عربی میں شائع کتب کے اردو تراجم بھی کئے اور ساتھ ساتھ دلائلِ نبوۃ و معجزات پر الگ سے کتب بھی تالیف کیں۔ اردو کتب معجزات میں کثرت سے معجزات رسول کو ذکر کیا گیا ہے جن میں بالخصوص آپ ﷺ کی معراج پر کتب کثرت سے نظر آتی ہیں۔ معجزات کے ذکر میں اصول حدیث کے قوانین کو کئی مصنفین نے نظر انداز کیا ہے اور مصنفین نے جمع آوری منہج کو اختیار کرتے ہوئے اس موضوع پر روایات کو صرف جمع کر دیا یہی وجہ ہے کہ اردو کتب معجزات میں ضعیف اور موضوع روایات کو بھی جمع کر دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کے دلائلِ نبوت و معجزات میں معجزہ معراج کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ حافظ ابنِ کثیر کے مطابق معراج دلائل نبوت حسیہ کی قسم معجزاتِ سماوی میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر نبی سے افضل و عظیم معجزہ، معراج النبی ﷺ کی صورت میں عطا کیا، مثلاً معراجِ ابراہیم اور معراجِ مصطفیٰ کا فرق دیکھیں۔ وہاں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کو زمین پر کھڑا کرکے آسمانوں وزمین کی نشانیاں دکھائیں اور فرمایا:

"وَ كَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ"[1]

"اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی عظیم سلطنت دکھاتے ہیں۔"

[1] الانعام:۷۵

اور آپ ﷺ کے پاس افضل ترین فرشتہ بھیج کر آپ ﷺ کو نیند سے جگا کر، آسمانوں سے اوپر بلا کر معراج کا شرف عطا کیا جیسے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا:

''سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا''[2]

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی۔"

اور سورۂ نجم میں آسمانوں سے اوپر جانے کا تذکرہ ہے۔ یونہی حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کو معجزۂ کلام عطا فرمایا جیسا کہ ارشاد پاک ہے۔ "وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا"[3] "اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔) لیکن مطالبہ دیدار پر منع فرمادیا۔ جیسا کہ ارشاد پاک ہے۔ "رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ" [4] "اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تا کہ میں تیرا دیدار کرلوں۔ فرمایا تو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا۔"

اسی طرح ارشاد پاک ہے:

''ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۔ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى''[5]

" پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو اس نے وحی فرمائی۔"

اور ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

''مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى'' [6]

" آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔"

---

[2] بنی اسرائیل:۱

[3] النساء:۱۶۴

[4] الاعراف:۱۴۳

[5] النجم:۸۔۱۰

[6] النجم:۱۷

آپ ﷺ کے کئی دلائلِ نبوت و معجزات ایسے ہیں کہ ایک معجزے میں بہت سے معجزے ہیں ان میں سے ایک معراج النبی ﷺ بھی ہے اس کے ضمن میں کئی معجزات موجود ہیں جس بات کی شاہد کتب احادیث و کتب دلائلِ نبوت ہیں۔ اس موضوع کے تحت اردو زبان اور بالخصوص پاکستان میں بھی مؤلفین نے بہت سی کتب تصنیف کی ہیں دلائل نبوت کی اقسام میں سے جتنا اردو زبان و ادب میں تحریری کام معراج پر ہوا ہے۔ اتنا کسی اور معجزات کی جہت پر کام نہیں ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تحقیق میں معراج النبی ﷺ پر تحریر کردہ وہ کتب زیرِ بحث لائی گئیں جو معراج النبی کی فلسفیانہ مباحث، فضیلت، اور مقاصد معراج پر لکھی گئی ہیں یا اس منہج پر عربی کتب کا اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔

1۔ معراج کا پیغام از ابو الاعلیٰ مودودی:

سید مودودیؒ نے اپنی زندگی میں کم و بیش ۲۰۰ کے قریب کتابیں، کتابچے اور پمفلٹ تحریر کیے اور ۱۰۰۰ کے آس پاس تقریروں اور بیانات کا ریکارڈ ملتا ہے جس میں تقریباً سات سو کے قریب چیزیں محفوظ ہیں۔ ان کی کتابوں کا عربی، فارسی، انڈونیشی، سواحلی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن، جاپانی، تھائی، سنہالی، بنگلہ، سندھی، پشتو، گجراتی، ہندی، تامل، پرتگالی، ہاوسا، مالاباری اور ڈینش میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ بیسویں صدی کی ایک نابغۂ روزگار شخصیت تھے۔ ان کی بہت سی حیثیتیں ہیں: مفسرِ قرآن' سیرت نگار' دینی اسکالر' اسلامی نظامِ سیاست و معیشت اور اسلامی تہذیب و تمدن کے شارح' برعظیم کی ایک بڑی دینی و سیاسی تحریک کے موسس و قائد' ایک نامور صحافی اور اعلیٰ پائے کے انشا پرداز۔۔ فکری اعتبار سے وہ گذشتہ صدی کے سب سے بڑے متکلمِ اسلام تھے۔ بیسویں صدی میں علامہ اقبالؒ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو ایک ولولۂ تازہ عطا کیا اور ان کے اندر اسلامی نشاتِ ثانیہ کی جوت جگائی۔ زیرِ بحث کتابچہ "معراج کا پیغام" سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی تقریر کی تحریری شکل ہے جو ۲۷ رجب کو ریڈیو پاکستان لاہور سے نشر کی گئی۔ جسے بعد میں کتابچہ میں مرتب کیا گیا اور ترجمان القرآن کی جلد ۳۱ میں شامل کیا گیا۔ اور علیحدہ کتابچہ کی صورت میں بھی شائع ہوئی۔ مختصر مگر جامع ۱۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ چونکہ یہ ایک تقریر تھی لہذا تحقیقی اسلوب یعنی حوالاجات وغیرہ موجود نہیں ہیں۔ کتاب اپنی مقبولیت کے باعث کئی بار زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ حاشیہ میں تشریحی نوٹس

بھی دیئے گئے ہیں۔ "معراج کا پیغام" معراج کی رات کی فضیلت اور مقصدیت پر مختصر مگر جامع کتاب ہے۔ مصنف نے معراج کی رات کا پس منظر اور اس رات کا پیغام بہت عمدہ انداز میں بیان کیا ہے۔ کتاب کی جامعیت اس لحاظ سے زیادہ ہے کہ مصنف نے معراج النبی ﷺ کے واقعات کے بارے میں نہیں کی ہے بلکہ اس رات کی فضیلت کو تسلیم کرتے ہوئے اس رات کے پیغام سے اسلامی ریاست کے ۱۴ بنیادی اصول تجویز کیے۔

مصنف نے کتاب ہذا میں معراج کی رات اور اس کے پیغام کے بارے میں توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ اسلامی تاریخ میں دو راتیں سب سے زیادہ فضیلیت و اہمیت کی حامل ہیں۔ آج اس مبارک رات کی یاد تازہ کرتے ہوئے ہمیں دیکھنا چاہیے کہ یہ رات ہمارے لیے کیا پیغام لائی ہے۔ [7]

نبی کریم کے اعلان نبوت کو جب بارہ برس گزر چکے تو مکہ و مدینہ میں داعیان اسلام کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا تو ضروری تھا کہ ایک اسلامی ریاست کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اسلامی ریاست کے اصولوں کا جامع منشور دینے کے لیے سفر معراج کا اہتمام ہوا۔ اب وہ وقت قریب آ گیا تھا کہ آپ ﷺ مکہ سے مدینہ منتقل ہو جائیں۔ تمام ملک کے منتشر مسلمانوں کو اپنے پاس سمیٹ لیں اور اُن اصولوں پر ایک ریاست قائم کر دیں جن کی اب تک آپ ﷺ تبلیغ کرتے رہے تھے۔ یہی وہ موقع تھا جب آپ ﷺ کو معراج کا سفر پیش آیا۔ [8]

مصنف نے معراج کی رات کا پیغام جو کہ اسلامی ریاست کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے سورۃ بنی اسرائیل کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ اگر چہ آیات کا ذکر نہیں کیا گیا لیکن پارہ نمبر اور سورت کے نام پر اکتفا کر کے یہ وضاحت کر دی ہے کہ اس سورت میں اسلامی ریاست کے لیے یہ ہدایات ہیں:

"اس سفر سے واپس آ کر جو پیغام آپ ﷺ نے دیا وہ قرآن مجید کی سترہویں سورۃ "سورۃ بنی اسرائیل" میں آج لفظ بہ لفظ موجود ہے۔ اس کو دیکھیے اور اس کے تاریخی پس منظر کو نظر میں رکھیے تو آپ کو صاف معلوم ہو جائے گا کہ اسلام کے اصولوں پر ایک نئی ریاست کا سنگ بنیاد رکھنے سے پہلے وہ ہدایات دی جارہی ہیں جن پر نبی ﷺ اور اصحاب نبی ﷺ کو آگے کام کرنا تھا۔" [9]

---

[7] مودودی، ابوالاعلیٰ، **معراج کا پیغام**، (دہلی: جے کے آفسٹ پرنٹر، ۱۹۸۸ء)، ۳

[8] مودودی، **معراج کا پیغام**، ۴

[9] ایضاً، ۳

قرآنی آیات کا تذکرہ دیئے بغیر سورۃ الاسراء میں معراج کا ذکر کرنے کے لیے بعد تمہیدی نصیحتیں بیان کی ہیں۔ پہلی نصیحت میں قرآن مجید سے مسلمانوں کو ہدایت حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ صرف قرآن ہی وہ چیز ہے جو تمہیں ٹھیک راستہ بتائے گی۔ اس کی پیروی میں کام کروگے تو تمہارے لیے بڑے انعام کی بشارت ہے۔[10]

مولانا مودودی نے معراج کے پیغام میں معراج النبی کی روایات ذکر نہیں کی ہیں۔ مناسب یہ تھا کہ وہ روایات ذکر کرتے پھر ان روایات کی روشنی میں معراج کا پیغام ذکر کرتے ہیں اس کتابچہ کے آغاز میں صرف سفر معراج کے پس منظر کو یوں بیان کیا ہے کہ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ معراج کا یہ واقعہ ہجرت سے ایک سال پہلے پیش آیا تھا۔ اس وقت نبی ﷺ کو توحید کی آواز بلند کرتے ہوئے بارہ (۱۲) سال گزر چکے تھے باوجودیکہ آپ ﷺ کے مخالفین نے آپ ﷺ کا راستہ روکنے کے لیے سارے ہی جتن کر ڈالے تھے۔ پھر بھی آپ ﷺ کی آواز عرب کے گوشے گوشے میں پہنچ گئی تھی۔ عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہ رہا تھا جس میں دو چار آدمی آپ ﷺ کے ہم خیال نہ بن چکے ہوں۔ خود مکہ میں ایسے مخلص لوگوں کی ایک مختصر جماعت آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئی تھی۔ جس سے زیادہ سرگرم اور فدا کار روحانی دنیا کی کسی تحریک کو کبھی نہیں ملے اور مدینہ میں دو طاقتور اور خود مختار قبیلوں کی اکثریت آپ ﷺ کی دعوت پر ایمان لا چکی تھی۔ اب وہ وقت قریب آ گیا تھا کہ آپ ﷺ مکہ سے مدینے منتقل ہو جائیں۔ تمام ملک کے منتشر مسلمانوں کو اپنے پاس سمیٹ لیں اور اُن اصولوں پر ایک ریاست قائم کر دیں جن کی اب تک آپ ﷺ تبلیغ کرتے رہے تھے۔ یہی وہ موقع تھا جب آپ ﷺ کو معراج کا سفر پیش آیا۔[11] مولانا مودودی نے معراج کے پیغام میں پوری اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ عبادات، معاملات اور سیاست وغیرہ کی تمام مباحث کو ذکر کیا ہے۔

---

[10] ایضا، ۵

[11] مودودی، **معراج کا پیغام**، ا

2۔ معراج کا سفر نامہ از سید ابو الاعلیٰ مودودی:

مصنف نے موضوع کو معراج کا سفر نامہ دے کر اردو سیرت نگاری میں سیرتی سفر نامہ کی بنیاد رکھی ہے۔ یہ بھی جناب کی نثری تقریر ہے جسے بعد میں مرتب کیا گیا ہے اسی لئے یہ کتابچہ تحقیقی اسلوب سے خالی ہے۔ کتابچہ میں معراج کا سفر نہایت ہی علمی اور بیانیہ انداز میں ذکر کیا ہے:"پھر آپ ﷺ کو تفصیلی مشاہدہ کا موقع دیا گیا۔ ایک جگہ آپ ﷺ نے دیکھا کچھ لوگ کھیتی کاٹ رہے ہیں اور جتنی کاٹ رہے ہیں اتنی ہی زیادہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا یہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔"[12]

مولانا نے کتاب میں معراج رسول ﷺ کا سفر مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ مصنف نے بڑے خوبصورت انداز میں بتایا ہے کہ قرآن سے ہمیں یہ تفصیلات ملتی ہیں کہ معراج کا مقصد کیا تھا اور اس ہمیں کیا ہدایت اور نصیحت ملی جبکہ احادیثِ مبارکہ سے ہمیں تاریخ معراج اور واقعاتِ معراج ملتے ہیں۔ اس کے ساتھ مصنف نے اپنے کتابچہ میں راویانِ معراج کی بھی کل تعداد ۲۸ بتائی ہے اور مزید لکھا ہے کہ سات تو معراج جب پیش آئی تو موجود تھے اور باقی ۲۱ نے آپ ﷺ سے خود سماعت فرمائی۔ یہ اس مبارک واقعہ کی سند کی قوی دلیل ہے۔ مصنف نے چند اوراق میں معراج کے سفر کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا مودودی اصل میں معراج کے ان پہلوؤں کو بہت ہی زور سے بیان کرتے ہیں جن سے کوئی نہ کوئی درس یا سبق ملتا ہو۔ اس کتابچہ میں بھی مولانا مودودی نے ایسا ہی کیا ہے۔ جیسا کہ ایک پیراگراف میں بیان ہے:

"لوگ اپنی دولت کو غلط طریقوں سے ضائع نہ کریں۔ فخر اور ریا اور نمائش کے خرچ، عیاشی اور فسق و فجور کے خرچ جو انسان کی حقیقی ضروریات اور سفید کاموں میں صرف ہونے کے بجائے دولت کو غلط راستوں میں بہا دیں، دراصل خدا کی نعمت کا کفران ہیں۔ جو لوگ اس طرح اپنی دولت کو خرچ کرتے ہیں وہ حقیقت میں شیطان کے بھائی ہیں اور ایک صالح معاشرے کا فرض ہے کہ ایسے بے جا صرف مال کو اخلاقی تربیت اور قانونی پابندیوں کے ذریعہ سے روک دے۔"[13]

---

[12] مودودی، ابو الاعلیٰ، **معراج نامہ**،(دہلی: مکتبہ اسلامی، ۱۹۹۲ء)،۶

[13] ایضا،۴

3۔ حقیقت معراج از عبد القدیر صدیقی حسرت:

کتاب کے مصنف عبد الاقدیر صدیقی ہیں جو کہ سابق پروفیسر و صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد دکن تھے۔ پاکستان میں میں اس کا شائع شدہ ایڈیشن جسے مزید ترتیب دیا ریاست علی جددی نے جبکہ اس کی تخریج نعیم اللہ خان قادری نے کی ہے۔ خوبصورت حسنِ اتفاق یہ ہے کہ مصنف کی پیدائش بھی ۲۷ رجب کو ہوئی۔ آپ نے ۱۴ کے قریب کتب تصنیف کیں اور پہلا فتوٰی اٹھارہ سال کی عمر میں دیا۔ مصنف نے اس کتاب میں معراج کی حقیقت پر بحث کی ہے۔ اور کتاب کا اسلوب سوالیہ انداز میں اختیار کیا ہے جس پر عقلی اور نقلی انداز سے مدلل جوابات دیئے ہیں۔ کتاب میں ادبی چاشنی کی جھلک بھی نظر آتی ہے جیسے ابو جہل کی معراج البنوی ﷺ کے متعلق حالت کا ذیل کی آیت سے استدلال کرتے ہیں:

''وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی O وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی''[14]

"قسم ہے رات کی جب چھاجائے اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔"

مصنف نے احادیث کی عربی متن بمع اردو ترجمہ درج کیا ہے۔ تاہم بعض مقامات پر صرف اُردو ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ احادیث کا حوالہ بھی دیا گیا ہے:

''عن جریر بن عبد الله، قال: قال النبی ﷺ انکم سترون ربکم عیانا''[15]

"جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا: قریب میں تم تمہارے رب کو کھلم کھلا دیکھو گے۔"[16]

ابو بکر صدیقؓ نے معراج کی تصدیق کی تو صدیق کا لقب پایا اور ابو جہل کو کبھی تصدیق نہ ہوئی۔ عبد القدیر صدیقیؒ الفاظ کا چناؤ بڑی مناسبت سے کرتے ہیں کہ یہی معیت ایک دوسرا تماشا دکھاتی ہے۔ مکے کو آرہے ہیں، بارہ

---

[14] اللیل: ا۔۲

[15] بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، (مصر: دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ)، ۹: ۱۲۷، رقم الحدیث: ۷۴۳۵

[16] حسرت عبد القدیر، **حقیقت معراج**، (حیدر آباد: حسرت اکیڈمی پبلی کیشنز، ۱۴۱۳ھ)، ۱۳

ہزار فوج ظفر موجِ ہم رکاب ہے، ہر قبیلے کا علم جدا ہے، نعرہ جدا ہے۔ مقدمہ الجیش پر سیف اللہ خالد بن ولیدؓ سر کردگی کر رہے ہیں۔ دو ہزار جنگ جو آتشین خو، نبرد کوش، فولاد پوش، خاص موکب ہمایوں میں زرہیں تاباں، خود درخشاں، اسلحہ کا شور، نعروں کا زور۔[17] یہاں پر مصنف نے ادیبانہ رنگ دکھایا ہے جو ان کے علمی تجربہ کی مثال ہے۔ مصنف نے قارئین کی دلچسپی کے لیے عربی، فارسی اور اُردو اشعار کا استعمال کرتے ہیں:

''ظَلَّتْ لِهَيْبَتِكَ الْاَعْنَاقُ خَاشِعَةً بِحَدِّ سَيْفِكَ حَدُّ الْكُفْرِ يَنْثَلِمُ''[18]

"ہیبت سے تمام گردنیں جھکی ہوئی ہیں، تیری تلوار کی باڑھ سے کفر کی باڑھ شستہ ہے۔"

مصنف نے اس کتاب میں اپنی شاعرانہ صلاحیت کے جوہر دکھائے ہیں چونکہ مصنف خود شاعر تھے۔ اس وجہ سے جابجا انہوں نے شعر و شاعری ذکر کی ہے۔ مگر دلچسپ بات ہے کہ شعر کا سیاق وسباق سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور مصنف اس کو ذکر کر دیتے ہیں۔ مصنف نے الاسراء کی آیت (سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ) سے عبدہ پر مدلل اور مفصل بحث کی ہے۔ خدا اور بندے کے تعلق میں یوں رقمطراز ہیں:

"مگر خدا اور بندے کی نسبت ایسی نہیں۔ یہ رشتہ ایسا مضبوط ہے کہ نہ کسی کے توڑے ٹوٹ سکتا ہے، نہ کسی کے کاٹے کٹ سکتا ہے، لاکھ نہ مانو مگر ہم ہیں غلام، مرنا بھی غلامی میں کوئی فرق نہیں، پیدا کر سکتا ہے، جان بھی ہے تو خدا کی ہے۔ فرمایا:

''وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ''[19]

"اور اس میں، میں اپنی روح پھونک دوں۔"[20]

باب نمبر ۸ میں معراج النبی ﷺ پر اعتراضات کے جواب دیئے ہیں۔ معراج جسمانی تھا یا روحانی اس سلسلہ میں مصنف کا نقطہ نظر ملاحظہ ہو:

"جب تک عالم اجساد میں تھے جسمانی معراج تھا، جب آپ ﷺ نے عالم علوی کی طرف توجہ فرمائی

---

[17] ایضا، ۲۴

[18] ایضا، ۲۵

[19] الحجر: ۲۹

[20] حسرت، **حقیقت معراج**، ۱۹

آپ ﷺ جسم مبارک اسی کے لائق ہو گیا اور معراج روحانی ہوا۔"([21]) کتاب کے آخر میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں نعت پیش کر کے آپ ﷺ سے اپنے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا اظہار کیا ہے۔

4۔ المعراج از سید افتخار الحسن:

اس کتاب کے مؤلف سید افتخار الحسن بریلوی مکتبہ فکر کے مشہور عالم دین ہیں۔ انہوں نے واقعات معراج کو ادیبانہ اور واعظانہ انداز میں جمع کیا ہے مصنف نے متعدد مقامات ہر روایات کثرت سے ذکر کی ہیں۔ "المعراج" سید افتخار الحسن کی تالیف کتاب ۲۳۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ قرآنی آیات کثرت سے ذکر کرتے ہیں:

'' فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ . فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا۔ '' [22]

"ہم نے کہا اپنے عصا کو پتھر مار، اس پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔"

احادیث بھی ذکر کرتے ہیں:

'' بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ '' [23]

"کہ میں کعبہ شریف کے پاس خواب و بیداری کی درمیانی حالت میں تھا"

سیرت کے واقعات اور روایات بھی ذکر کرتے ہیں:

'' وانه ﷺ اذا مشی فی الشمس اوفی القمر لا یکون له ظل لان له نور '' [24]

"کہ حضور ﷺ جب سورج اور چاندنی کی روشنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نہیں ہوتا تھا کیونکہ آپ نور ہیں۔"

تالیف کے مآخذ و مصادر کے حوالہ سے مصنف لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی اس تالیف "المعراج" کو اس مقدس کتابوں کے حوالوں سے مزین کیا ہے جو کتب آج سے دو سال سے لے کر پندرہ سو سال پہلے کی لکھی ہوئی ہیں

---

[21] ایضا، ۲

[22] البقرہ:۶۰

[23] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ترمذی، **کتاب تفسیر القرآن**، (بیروت: دارالحیاء التراث العربی)، ۴۱۰: ۲۱۶

[24] حلبی، علی بن برھان، **سیرت حلبیہ**، (بیروت: مکتبہ اسلامیہ)، ۲: ۴۲۲

اور جن کے مصنف صاحب علم، عرفان وارث، قلب و نظر اور آداب نبوت کو جاننے کے ساتھ ساتھ محقق بھی تھے اور محدث بھی اور تبحر عالم تھے۔[25]

مصنف نے واقعات معراج کو بہت ہی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مگر مصنف نے بہت سے مقامات پر اپنے مسلکی نظریات کو بھی بیان کیا ہے۔ مصنف نے عقیدت مندانہ اشعار کا استعمال بھی کیا ہے۔

فارسی اشعار: جبر ئیلا توشریف و عزیز

تو نہی پروانہ آں شمع نیز"[26]

اے جبرائیل بے شک تو شریف و عزیز بھی ہے لیکن شمع محمدی کا پروانہ نہیں ہے۔ مصنف علامہ اقبال کے اشعار بھی نقل کرتے ہیں:

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰ سے مجھے کہ بشریت کی زد میں ہے گردوں[27]

5۔ معراج النبی از ڈاکٹر اسرار احمد:

ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم ایک عظیم داعی قرآن تھے جن کی شبانہ روز محنت سے نہ صرف وطن عزیز بلکہ بے شمار دیگر ممالک میں بھی قرآن کریم کی دعوت پھیلی اور لوگ مطالعہ قرآن کی جانب راغب ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب قرآن حکیم کی تجدید ایمان کا وسیلہ قرار دیتے تھے اور ایمان و عمل کی تجدید سے قیام خلافت کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے سرگرم عمل تھے اس سلسلہ میں انہوں نے انقلاب بپا کرنے کا ایک مفصل پروگرام بھی تشکیل دے رکھا تھا جو ان کے بقول قرآن مجید اور سیرت نبوی ﷺ سے ماخوذ تھا۔ ساٹھ سے زائد کتب کے مصنف ہیں جن میں سے انیتس کا انگریزی سمیت کئی دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ حکومتِ پاکستان نے انھیں ۱۹۸۱ء میں پاکستان کے تیسرے اعلی ترین شہری اعزاز ستارہ امتیاز سے نوازا گیا۔ پاکستان میں ڈاکٹر اسرار احمد بہت ہی مستند محقق شمار کیے جاتے ہیں۔ زیرِ تحقیق کتاب "معراج النبی ﷺ" ڈاکٹر اسرار احمد کا خطاب ہے جسے

---

[25] افتخار الحسن، سید، **المعراج**، (لاہور: اشتیاق اے مشتاق پرنٹر، ۲۰۰۴ء)، ۱۵۲

[26] ایضا، ۱۳۹

[27] ایضا، ۴۹

کتابچہ کی صورت میں پہلی بار ۱۹۸۴ میں شائع کیا گیا اس خطاب کو کتابچہ کی صورت جمیل الرحمٰن دی۔اس سے قبل یہ ماہانہ میثاق لاہور سے بھی چھپتا رہا ہے۔

کتاب میں یہ مباحث شامل ہیں:

۱۔واقعہ معراج کی حقیقت اور اختلاف کی حقیقت

۲۔معراج رویت باری تعالیٰ

۳۔واقعہ معراج سے متعلق احادیث اور آثار صحابہؓ

اسلامی تعلیمات کا سرچشمہ قرآن وحدیث ہے۔ مصنف نے واقعہ معراج سے متعلق متعدد مقامات پر قرآنی آیات سے استدلال کیا ہے۔ مصنف نے معراج کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کے سفر کا زمینی سفر ور مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک کے سفر کا آسمانی سفر۔ زمینی سفر کا ذکر آیت اسراء میں ہے:

''سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا'' [28]

"پاک ہے وہ ذات جو لے گئی راتوں رات اپنے بندے کو شب کے ایک حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔"

سفر معراج سے واپسی پر جب مشرکین مکہ نے آنحضور ﷺ سے بیت المقدس کی نشانیاں پوچھیں تو آپ ﷺ نے ان کے سوالات کے جوابات ایسے دیتے رہے کہ ان کی عقل دنگ رہ گئی۔اس سلسلے میں مصنف نے بخاری و مسلم کی روایت کو بیان فرمایا ہے:

''عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، انَّہ سَمِعَ رَسُوْلَ اللہ ﷺ لَمَّا کَذَّبَنِی قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ، فَجَلَّی اللہ لِی بَیْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُھُمْ عَنْ آیَاتِہِ وَاَنَا أَنْظُرُ اِلَیْہِ'' [29]

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا،جب مجھ کو قریش

---

[28] بنی اسرائیل:۱

[29] بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**،(مصر: دار طوق النجاۃ،۱۴۲۲ھ)،رقم الحدیث: ۳۸۸٦

نے (واقعہ معراج پر) جھٹلایا تو میں حجر میں کھڑا ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے ظاہر فرمادیا۔"

رویت باری تعالیٰ کے متعلق مصنف کا موقف ہے کہ قرآن وحدیث میں ایسی کوئی سند موجود نہیں جس سے رویت باری تعالیٰ کی تصریح ہوتی ہو۔ اس سلسلے میں جمہور اہلِ سنت کی رائے سے استدلال کرتے ہیں کہ جمہور اہلِ سنت کی رائے بھی یہی ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے جو آنکھیں عطا کی ہیں اور ان میں بصارت کی جو صلاحیت رکھی ہے وہ دیدار الٰہی کا تحمل نہیں کر سکتیں۔[30]

سرسید احمد خان جنہوں نے معجزات کا واضح انداز میں انکار کیا ہے۔ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ان پر تنقید بھی کرتے ہیں۔ مگر چھپے الفاظ میں ان کو اچھا بھی سمجھتے ہیں۔ جیسے ایک پیراگراف ان کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے:

"سرسید احمد خان مرحوم نے ٹھوکر کھائی تو وہ قابلِ رحم اور معذور ہیں، وہ آج سے سو، سوا سو سال پہلے کے انسان ہیں۔ وہ جس سائنس کی عقل پرستی سے مرعوب تھے اس سائنس کے، جیسا مقدمات (Premises) بدل گئے۔ لیکن تعجب اور حیرت تو ان لوگوں کی حالت پر ہوتی ہے جو سرسید کے فکر پر آج بھی اپنی دکانیں چمکا رہے ہیں۔ یہ مقلدِ محض ہیں۔ ان کے پاس تو درحقیقت عقلِ عام نام کی شے بھی نہیں ہے کہ ان کو اندازہ ہو کہ ہم کس دور میں سوڈیڑھ سو سال پہلے کی عقلیت پرستی کی بات کر رہے ہیں۔"[31]

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے لکھا ہے کہ مغرب میں عقل پرستی ختم ہو چکی ہے حالانکہ عقل پرستی بڑھ رہی ہے وہ لکھتے ہیں کہ اس ضمن میں اِس دور میں، جو عقلیت پرستی کا دور ہے اور جسے "18th Century Rationalism" کہا جاتا ہے، مغرب میں فکرِ انسانی کئی قلابازیاں کھا چکا ہے، لیکن مشرق کے کچھ مفکرین ہیں جو ابھی تک اٹھارہویں صدی ہی کے "Rationalism" کو بیٹھے چاٹ رہے ہیں۔ حالانکہ اٹھارہویں صدی کی وہ عقل پرستی مغرب میں ختم ہو چکی ہے، سائنس کے صغریٰ کبریٰ اور مقدمات ومتعلقات (Premises) تبدیل ہو چکے ہیں، اصول ومبادی بدل چکے ہیں۔[32]

---

[30] اسرار احمد، ڈاکٹر، **معراج النبی**، (لاہور: مرکزی انجمن خدام القرآن، ۲۰۰۵ء)، ۳۵

[31] ایضاً، ۱۶

[32] ایضاً، ۱۵

6۔ معراج اور سائنس از آغا اشرف:

آغا اشرف کا تعلق کشمیر سے ہے، معروف ماہرِ تعلیم اور ادیب ہیں کئی کتب کے مصنف تھے۔ اس کتاب میں انہوں نے واقعات معراج کو سائنسی نظریات کی روشنی میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مصنف نے زیرِ بحث کتاب کے لیے درج ذیل اسلوب اختیار کیا ہے۔ آغاز قرآنی آیت سے کرتے ہیں:

لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ، لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ''[33]

"نہ اس کو اونگھ آسکتی ہے، نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔"

واقعہ معراج اور سائنس کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے احادیث سے بھی استدلال کیا ہے مگر احادیث کو بلا شبہ روایت کیا ہے اور صرف اُردو ترجمہ پر ہی اکتفا کیا ہے۔ ایک جگہ حدیث نقل کی ہے:

"حضور ﷺ وضو کرنے کے لیے اٹھے اور ابھی آپ ﷺ نے گریبان نہیں کھولا تھا کہ بہشت کے سردار رضوان سرخ یاقوت کے دو آفتاب لے کر حاضر ہوئے جن میں جنت کے حوضِ کوثر کا پاکیزہ پانی تھا اور ایک طشت تھا جو کہ زمرد کا تھا۔"([34])

سائنسی نظریات اور فلاسفر کے اقوال بھی ذکر کئے ہیں۔ جیسے:

برٹرینڈرسل نے کہا: "مادہ بالکل ایک ایس بھوت بن کر رہ گیا ہے جو ذہن کو ہانکنے کا کوئی ٹھیک ڈنڈا نہیں بن سکتا۔"([35]) "سائنس دان کسی بحث و مسئلہ میں اس سے زیادہ عاجز و درماندہ نہیں جتنا خود انسان کے معاملہ میں، وہ ایٹم کو توڑ سکتا ہے، بعید سے بعید ترین ستاروں کی روشنی کا تجزیہ و تحلیل کر سکتا ہے، وہ برقیات پر قادر ہو سکتا ہے لیکن سائنس دان جب زندگی کی حقیقت اور اس سے بڑھ کر خود اپنی یا انسان کی حقیقت سمجھنا چاہتا ہے تو مشکلات ہی

---

[33] البقرہ: ۲۵۵

[34] اشرف، آغا، **معراج اور سائنس**، (لاہور: افضال پرنٹرز، ۲۰۰۷ء)، ۱۱

[35] ایضا، ۱۷۲

مشکلات سے دوچار ہو جاتا ہے، نہ زندگی قابو یافتہ تجربہ کی متحمل ہے، نہ انسان۔"[36]

مصنف خود بھی شیعہ مکتبہ فکر سے متاثر ہے۔ مگر انہوں نے خود علمائے شیعہ پر اعتراض کیا ہے کہ علمائے اہلِ تشیع کا استفسار یہ ہے کہ کیا حضور ﷺ بغیر گوشت، خون، روح اور نفس کے معراج پر تشریف لے گئے تھے؟ معاذ اللہ، ایسا ہرگز نہ تھا تو پھر اگر ان عوارض سمیت معراج ہوئی تو بقول رسول ﷺ صادق حضرت علیؓ بھی گئے تھے۔[37]

سائنسی تمثیلات پر عام فہم مثالیں پیش کی ہیں۔ جبکہ ٹھوس اور محققین کے نظریات پیش کیے ہیں:

"عقل انسانی میں اتنی سکت نہیں کہ وہ ان رازوں کو پا سکے۔ ہماری حیثیت اس چیونٹی کی سی ہے جو کائنات کے ٹیلی ویژن سٹ پر سے رینگتی ہوئی نکل جاتی ہے اور نہیں جانتی کہ ٹیلی ویژن سکرین پر کیسے کیسے محرکات منعکس ہو رہے ہیں اور ٹیلی ویژن کے اندر وہ کون سی مشینری ہے، وہ کون سا سحر و طلسم ہے جو ٹیلی ویژن کی سکرین پر ان مہاکات کو ان کی پوری دلکشی و دلفریبی کے ساتھ منعکس کر رہا ہے۔"[38]

7۔ فلسفہ معراج النبی از ڈاکٹر محمد طاہر القادری:

ڈاکٹر محمد طاہر القادری پاکستان بلکہ عالمِ اسلام کے مفکر، محدث اور مفسر ہیں۔ آپ نے پاکستان میں اور بیرونِ ملک خصوصاً امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، سکینڈی نیویا، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا اور ایشیا خصوصاً مشرقِ وُسطی اور مشرقِ بعید میں اِسلام کے مذہبی و سیاسی، روحانی و اَخلاقی، قانونی و تاریخی، معاشی و اِقتصادی، معاشرتی و سماجی اور تقابلی پہلوؤں پر مشتمل مختلف النوع موضوعات پر ہزاروں لیکچرز دیے۔ آپ کے سیکڑوں موضوعات پر چھ ہزار سے زائد لیکچرز ریکارڈ ہیں، جن میں بعض موضوعات ایک ایک سو سے زائد خطابات کی سیریز کی شکل میں ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار (۱۰۰۰) ہے جن میں سے تقریباً ۵۰۰ کتب اُردو، انگریزی، عربی و دیگر زبانوں میں طبع ہو چکی ہیں، جب کہ مختلف موضوعات پر آپ کی بقیہ پانچ سو کتب کے مسوّدات طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔ زیرِ بحث کتاب جس طرح ڈاکٹر طاہر القادری نے واقعات معراج کا اثبات دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ کیا ہے۔ اس

---

[36] ایضا، ۱۸۵

[37] ایضا، ۱۴۰

[38] اشرف، آغا، **معراج اور سائنس**، ۱۰۶

طرح کسی اور نے نہیں کیا ہے۔ اسی وجہ سے اس کتاب کی ۲۰۲۰ تک ۲۲ اشاعت ہو چکی ہیں۔ یہ ضخیم کتاب پانچ ابواب جو کہ اپنے اندر مزید فصول رکھتے ہیں پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اس موضوع پر کسی جہت کو نہیں چھوڑا اسی لئے پیش لفظ میں اپنی کتاب کو معراج النبی کا انسائیکلوپیڈیا کہا ہے۔ کتاب میں معراج کے اثبات کے لئے سائنسی نقطۂ نظر کو بھی پیش کیا ہے تا کہ عصر حاضر کی نوجوان نسل کے شبہات کو دور کیا جاسکے۔ ابواب میں حقیقت معجزہ، اثبات معجزہ اور جدید سائنسی تحقیقات، معجزہ معراج اور مراحلِ معراج کی تحقیق، اور قرآن اور معجزہ معراج مصطفیٰ شامل ہیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے "فلسفہ معراج النبی" کو تالیف کرتے ہوئے درج ذیل منہج و اسلوب اختیار کیا ہے۔ قرآنی آیات کو لازمی ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے جلووں کا نظارہ کوئی آنکھ نہیں کر سکی، اس سلسلے میں قرآنی آیت سے دلیل پیش کرتے ہیں:

''لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ'' [39]

"نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔"

زیرِ تحقیق کتاب میں حدیث قدسی نقل کی گئی ہے:

''من تقرب مني شبرا اقتربت منه ذراعا'' [40]

"جو شخص ایک بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے میں پورا گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف پیدل چل کر آتا ہے میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔"

معجزہ انسانی عقل کو عاجز کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں قاضی عیاض مالکیؒ فرماتے ہیں:

'' اعلم أن معنى تسميتا ماجاءت به الانبياء معجزة هو أن الخلق عجزوا عن الاتيان بمثلها۔'' [41]

"یہ بات بخوبی چاہیے کہ جو کچھ انبیاء اپنے ساتھ لے کر آتے ہیں اسے ہم نے معجزے کا نام اس لیے دیا

---

[39] الانعام: ۱۰۳

[40] بخاری، **صحیح بخاری**، ۲: ۱۱۰۱، رقم الحدیث: ۹۶۷۰

[41] مالکی، قاضی عیاض، **الشفاء**، (بیروت: دارالکتب العربی، ۱۹۷۷ء)، ا: ۳۴۱

ہے کہ مخلوق اس کی مثل لانے سے عاجز ہوتی ہے۔"

مصنف نے نبی کریم ﷺ کے آسمانوں پر جانے کی وضاحت میں سائنسی تحقیق سے سہارا لیا ہے جیسے لکھتے ہیں:

آئن سٹائن نے اس نظریہ کے مطابق روشنی کی رفتار کا ۹۰ فیصد حاصل کرنے سے جہاں وقت کی رفتار نصف رہ جاتی ہے، وہاں جسم کا حجم بھی سکڑ کر نصف رہ جاتا ہے اور اگر مادی جسم اس سے بھی زیادہ رفتار حاصل کرے تو اس کے حجم اور اس پر گزرنے والے وقت کی رفتار بھی سی تناسب سے کم ہوتی چلی جائے گی۔ اس نظریے میں سب سے دلچسپ اور قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ اگر بالفرض محال کوئی مادی جسم روشنی کی رفتار حاصل کرے تو اس پر وقت کی رفتار بالکل تھم جائے گی اور اس کی کمیت بڑھتے بڑھتے لامحدود ہو جائے گی اور اس کا حجم سکڑ کر بالکل ختم ہو جائے گا، گویا جسم فنا ہو جائے گا۔ یہی وہ کسوٹی ہے جس کی بنیاد پر آئن سٹائن اس نتیجے پر پہنچا کہ کسی بھی مادی جسم کے لیے روشنی کی رفتار کا حصول ناممکن ہے۔[42]

معراج النبی کے اثبات پر ڈاکٹر طاہر القادری کی کتاب ایک عمدہ تحقیق ہے۔ مصنف ایک عنوان کو بہت ہی تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ بہت سے محققین اور متقدمین کی آراء پیش کرتے کرتے مضمون کو طوالت کی طرف لے جاتے ہیں۔ بات کو طویل کر دیتے ہیں۔ قاری کو کچھ سمجھ نہیں آتا ہے۔ صرف آخر میں جا کر خلاصہ ذکر کرتے ہیں۔ جیسے معجزات کی تعریف کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہیں۔ تعریفات سے یہ بات اظہر مِن الشمس ہو جاتی ہے کہ:

۱۔ معجزہ من جانبِ اللہ ہوتا ہے لیکن اُس کا صدور اللہ کے برگزیدہ نبی اور رسول کے ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۔ معجزہ مروجہ قوانینِ فطرت اور عالمِ اَسباب کے برعکس ہوتا ہے۔

۳۔ معجزہ نبی اور رسول کا ذاتی نہیں بلکہ عطائی فعل ہے اور یہ عطا اللہ رب العزت کی طرف سے ہوتی ہے۔

۴۔ معجزے کا ظہور چونکہ رحمانی اور اُلوہی قوت سے ہوتا ہے اس لیے عقلِ انسانی اُس کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے اور تصویرِ حیرت بن کر سرِ تسلیم خم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ وہ اس کی حقیقت کا اِدراک نہیں کر سکتی۔[43]

کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع میں تمام کتب جن سے استفادہ کیا ہے پیش کرتے ہیں جن میں ۱۲ کتبِ تفاسیر، ۵۲ کتبِ احادیث، ۱۷ کتبِ سیرت اور ۵ کتبِ تواریخ شامل ہیں۔

---

[42] قادری، محمد طاہر، **فلسفہ معراج النبی**، (لاہور: منہاج القرآن، ۲۰۱۰ء)، ۱۱۰

[43] ایضا، ۳۰

8-معراج رسول معراج انسانیت از سلطان بشیر محمود:

مذکورہ کتاب کے مؤلف سلطان بشیر محمود ہیں جو کہ فوج سے وابستہ رہے ہیں۔ ان کے تعارف میں ایک پیراگراف ذکر کیا جاتا ہے:

"سلطان بشیر محمود کا شمار پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے اولین معماروں میں ہوتا ہے۔ آپ کی سرکردگی میں پاکستان نے مشہور کہوٹہ پراجیکٹ شروع کیا اور آپ ہی کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان نے خوشاب ایٹمی ری ایکٹر منصوبہ خود انحصاری کی بنا پر مکمل کیا۔ جس کی وجہ سے پاکستان آج الحمدللہ دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت ہے۔ ان دفاعی منصوبوں کے علاوہ ایٹم کے پُرامن استعمال کے لیے بھی بہت سے منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچانے اور نیوکلیئر انجینئرنگ کے میدان میں کئی ایک ایجادات کرکے اپنے ملک کا نام بین الاقوامی سطح پر روشن کیا۔"[44]

مصنف نے قرآنی متنِ آیات کی بجائے صرف ترجمہ قرآن ذکر کیا ہے:

"پھر قریب ہوا، پس مزید قریب ہوا، بالآخر دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اُس سے بھی کم، اس وقت اُس نے براہِ راست وحی کی اپنے بندے کی طرف جو کچھ کہ وحی ہوا۔

اسرار و رموز کی یہ دو باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا سرکار رسول۔ جیسے ہماری آنکھ تو ہوا کو بھی نہیں دیکھ سکتی، ایسے ہی ہمارا دماغ عالم غیب کو سمجھنے کے لیے بے کار ہے۔ اس لیے سچے (الصادق ﷺ) نے جو کہا مان لیں، وہی حق ہے اور اسے ماننے میں ہماری فلاح اور نجات ہے۔[45]

اسی طرح روایات بھی جب ذکر کرتے ہیں تو ان کا متن نہیں بلکہ ان کا خلاصہ ذکر کرتے ہیں جیسے ایک روایت کو دیکھیں:

"احادیث میں دیئے گئے واقعات کے مطابق اس شام آپ اپنی چچازاد بہن حضرت ام ہانیؓ ابی طالب کے گھر سو رہے تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ ﷺ خانہ کعبہ میں آرام فرماتے تھے۔ دونوں بیانات صحیح ہو سکتے ہیں۔

---

[44] بشیر، محمد، سلطان، **مقدمہ معراج رسول معراج انسانیت**، (اسلام آباد: دارالحکمت انٹرنیشنل، ۲۰۱۶ء)، ۴

[45] ایضا، ۷

رات کے پہلے پہر آپ ﷺ اپنی بہن کے گھر سوئے ہوں اور پھر تہجد سے پہلے اٹھ کر بیت اللہ تشریف لا کر لیٹ گئے ہوں بہر حال رات کے کسی وقت حضرت جبرائیلؑ نے آپ ﷺ کو بیدار کیا اور اس سفر رحمت کی خوش خبری دی۔ ان کے ساتھ ایک سجی ہوئی سواری براق (بجلی در بجلی جیسے نور علی نور) تھی۔"[46]

مصنف نے معجزات کے عنوان پر بھی کتاب لکھی ہے۔ اس میں بھی اور اسی طرح اس کتاب میں مصنف نے سائنسی نظریات ذکر کیے ہیں۔ مگر نظریات کو سائنسی زبان میں ذکر نہیں کرتے ہیں کہ مصنف نے نظریہ بصارت کی وضاحت کرنے کے بعد معراج کے متعلق اس دلیل سے استدلال کیا ہے کہ معراج کے موقع پر مندرجہ بالا سمتوں میں انتقال کے نظریہ کے علاوہ بصارت کے کھل جانے کا نظریہ بھی ہے۔ عام حالات میں جسم کی حرکت کے بغیر حد نگاہ تک تمام چیزیں آپ کے دائرہ شعور میں ہوتی ہیں، یعنی آپ کی شعوری پہنچ حد نگاہ تک ہوتی ہے۔ اگر حد نگاہ لا انتہا ہو جائے تو سبھی حاضر و غائب بیک وقت آپ کے سامنے ہو گا۔ کیا پتہ کہ معراج کے لمحات میں آپ ﷺ کی معلومات کے لیے غائب کے تمام پردے اٹھا دیئے گئے ہوں۔[47]

8۔ معراج النبی اور انبیاء از عبد العزیز شیخ:

مصنف نے اس کتاب میں درج ذیل مباحث ذکر کی ہیں:

۱۔ اسم ذات باری کا مفہوم	۲۔ معجزہ کا معنی و مفہوم و دلائل
۳۔ معراج النبی پر دلائل	۴۔ انبیاء کرام کے معجزات کا بیان

معلوم یہ ہوتا ہے کہ مصنف نے انٹرنیٹ پر معراج کے حوالہ سے بکھرے ہوئے مواد کو اکٹھا کر کے کتاب کی شکل میں پیش کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"مصنف نے مقدمہ کے الفاظ کی بجائے "مجھے کچھ کہنا ہے" کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ مستند کتاب کی خصوصیت کو انٹرنیٹ کے مواد پر ترجیح دی ہے۔ کتاب میں مواد قرآن، حدیث اور روایت صحابہ سے لیا گیا ہے۔ انٹرنیٹ کی اپنی ایک مسلمہ حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ اگر یہ مواد آپ کو کتاب کی ٹھوس حالت میں مل

---

[46] سلطان، **معراج رسول معراج انسانیت**، ۹

[47] ایضا، ۱۷

جائے تو اس کے کیا کہنے، سونے پر سہاگہ ہو جاتا ہے۔ مستند کتاب کی جو خصوصیت ہے وہ انٹرنیٹ کی نہیں کیونکہ انٹرنیٹ میں بعض اوقات کسی موضوع پر پر کھا ہوا یا تحقیق شدہ نہیں ہوتا یوں اس کی افادیت کم ہو جاتی ہے۔ اس کے مقابلے میں کتاب کی اپنی اہمیت ہوتی ہے اس میں زیادہ تر مواد تحقیق کر کے لکھا جاتا ہے اور کتاب کو آپ کسی بھی جگہ کسی بھی وقت کسی بھی لمحے جہاں پر آپ چاہیں بیٹھ کر پڑھ کر لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔"[48]

مصنف نے متعدد مقامات پر قرآنی آیات ذکر کی ہیں۔ سورۃ الاسراء کا ذکر فرماتے ہوئے" اسریٰ بعبدہ" یعنی اپنے بندے کو سیر کرائی۔ عبد کے معنی کو عبادت کرنے والا قرار دیتے ہوئے یہ آیت پیش کرتے ہیں:

''اِنۡ كُلُّ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا۔'' [49]

"آسمانوں اور زمینوں میں جو بھی ہے وہ رحمان کی عبادت کرنے والا ہے۔"

کتاب ہذا کی پہلی مباحث میں اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارک اور صفات الٰہیہ کا تذکرہ ہے۔ اسماء مبارک کی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان فرماتے ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اِنَّ لِلہِ تَعَالَی تسعة وَّتِسۡعِيۡنَ اسۡمَا مَنۡ اَحۡصٰهَا دَخَلَ الۡجَنَّة'' [50]

"بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو کوئی ان کو یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہو گا۔"

مصنف نے معجزہ کی تعریفات کا جو خلاصہ ذکر کیا ہے اس میں خرق عادت فعل کا ذکر نہیں کیا ہے۔ جیسے ملاحظہ ہو:

۱۔ معجزہ براہِ راست خدا کا فعل ہوتا ہے اور سحر میں عجائب اُمور اسباب طبعی و نفسی کے نتائج ہوتے ہیں۔

۲۔ معجزہ سے مقصود اعدائے الٰہی کی رضات یا مبلغ رسالت کی تائید اور مومنین و صادقین کی حمایت اور برکت ہوتی ہے۔ محض کھیل تماشا، شعبدہ بازی گری اس کا مقصد نہیں ہوتا اور سب سے آخری اور اہم

---

[48] عبد العزیز، شیخ، **معراج النبی اور انبیاء علیہم السلام**، (لاہور: نوید حفیظ پرنٹرز، ۲۰۱۶ء)، ۹-۱۰

[49] مریم: ۹۳

[50] بخاری، **صحیح بخاری**، رقم الحدیث: ۲۲۳۰

جو دونوں میں حد فاصل بن جاتی ہے وہ یہ ہے۔ [51]

مصنف عقلی دلائل کو مشکل انداز میں پیش کرتا ہے۔ جیسے دلائل عقلیہ جو کہ رویت باری تعالیٰ پر دیئے ہیں۔ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"حصہ دوم میں رویت باری تعالیٰ پر مدلل بحث کی ہے اور امکان رویت ثابت کیا ہے لہٰذا رویت کا امکان لازمی طور پر ثابت ہو گیا ہے۔ رب تعالیٰ نے اس کے وقوع کی خبر دی ہے۔ محال تو بالکل کسی چیز پر وقوع نہیں ہوتا۔ جب امکان ثابت ہو گیا تو امتناع اٹھ گیا۔" [52]

9۔ دیدار باری تعالیٰ بلا حجاب از غلام حسین قادری:

مصنف مشہور صوفی بزرگ ہیں جن کا تعلق ضلع قمبر شہداد کوٹ، لاڑکانہ سندھ سے ہے۔ آپ نے "سراج منیر" کے نام سے قرآنِ مجید کی تفسیر بھی لکھی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں ثابت کیا ہے کہ دیدار باری تعالیٰ بلا صحاب اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام کو عنایت کر سکتا ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں وجہ تالیف بھی ذکر کر دی ہے۔ لکھتے ہیں کہ اس کتاب کی غرض وغایت فقیر کو کیوں محسوس ہوئی؟ اس لیے کہ دیدار باری تعالیٰ پر کوئی کتاب علیحدہ تحریر نہیں ہوئی۔ دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ دیدارِ باری تعالیٰ پر علیحدہ کتاب ترتیب دوں جس کو سب مسلمان پڑھ کر اپنے لیے ایک بڑی تسلی اور باعثِ مسرت سمجھیں۔ دنیا میں کوئی انسان کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو یہ سوچتا ہے کہ میں بلند مرتبے کو پہنچ جاؤں گا۔ [53]

مصنف نے دیدار باری تعالیٰ پر قرآن سے آیات بھی پیش کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بعد نہ موت ہے، نہ فنا ہے۔ جنتی جنت میں داخل ہو کر بڑے بڑے انعام حاصل کریں گے۔ دیدار باری تعالیٰ کے حق مصنف نے اس آیت سے استدلال کیا ہے:

---

[51] عبدالعزیز، شیخ، **معراج النبی اور انبیاء علیہم السلام**، ۴۶

[52] عبدالعزیز، شیخ، **معراج النبی اور انبیاء علیہم السلام**، ۱۵۳

[53] قادری، غلام حسین، **دیدار باری تعالیٰ**، (لاہور: مکتبہ سراج منیر)، ۵

''فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ''[54]

"پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اور شائستہ اعمال کیے ہیں ان کو ان کا پورا پورا ثواب عنایت فرمائے گا اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا۔"

مصنف نے دیدار باری تعالیٰ کو ثابت کرنے کے لیے متعدد احادیث سے استدلال کیا ہے لیکن عربی متن درج نہیں کیا صرف اُردو ترجمہ پر ہی اکتفا کیا ہے:

"یہاں کی زندگی ایک سانس ہے جبکہ جنت کی ابدی اور دائمی ہے جس میں موت نہ ہوگی اور بڑے بڑے انعامات ہوں گے اور سب سے بڑا انعام دیدارِ الٰہی ہو گا۔"[55]

مصنف نے بہت ہی احسن انداز میں اپنے دعویٰ کو ثابت کیا ہے۔ اس پر عقلی و نقلی دلائل پیش کیے ہیں۔ مگر کتاب میں اشعار ذکر کر کے کتاب میں قاری کی دلچسپی کو دوسری طرف پھیرا ہے۔

مصنف نے قارئین کی دلچسپی کے لیے فارسی، پنجابی اور اُردو اشعار بھی ذکر کیے ہیں:

جتھے عقل ادراک دی پہنچ ناہیں
سیر اوتھوں تک نبی پاک ﷺ کیتا[56]

10۔ واقعہ معراج اور اس کے مشاہدات از حافظ صلاح الدین یوسف:

پیش نظر کتاب ' واقعہ معراج اور اس کے مشاہدات ' مفسر قرآن، بزرگ عالم دین حافظ صلاح الدین یوسف مرحوم کی تصنیف ہے جسے دینی کتابوں کی اشاعت کے عالمی ادارہ دارالسلام نے شائع کیا ہے۔ مصنف معروف مفسر، محقق، مفتی، شارح، سرپرست شعبہ تحقیق و تالیف المدینہ اسلامک ریسرچ سینٹر ڈیفنس کراچی، سابق مدیر شعبہ تحقیق و تصنیف دارالسلام لاہور، سابق مدیر ہفت روزہ الاعتصام لاہور تھے۔ یہ کتاب اگرچہ حجم میں

---

[54] النساء: ۱۷۳

[55] قادری، **دیدار باری تعالیٰ بلاحجاب**، ۱۸

[56] قادری، **دیدار باری تعالیٰ بلاحجاب**، ۱۹

مختصر ہے لیکن اپنے موضوع پر ایک جامع، مستند داور علمی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہی۔ کتاب محدثانہ اسلوب کی حامل ہے۔ کتاب چھ ابواب پر مشتمل پر ہے۔ پہلے باب میں بتایا گیا ہے کہ معراج کے دو حصے ہیں پہلے کو 'اسرا' اور دوسرے کو 'معراج' کہا جاتا ہے۔ واقعہ معراج کشف، مشاہدہ یا خواب کا واقعہ نہیں بلکہ روح اور بدن کے ساتھ عالم بیداری کا واقعہ ہے۔ کتاب کے دوسرے باب میں واقعہ معراج کی بابت تمام صحیح احادیث یکجا کر دی گئی ہیں۔ بعد ازاں ان تمام احادیث کی توضیح بھی بیان کر دی گئی ہے جس سے ایک عام قاری کے لیے واقعہ معراج کو سمجھنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔ شب معراج میں نماز کی فرضیت کی حکمت پر بات کی گئی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ میں اللہ نے امت محمدیہ کو نماز کے علاوہ بھی دیگر دو تحفے دیے ہیں۔ تیسرے باب میں تفصیل کے ساتھ مشاہداتِ معراج یعنی رویت باری تعالیٰ اور اللہ سے کلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ قائلین رویت باری تعالیٰ کے دلائل اور ان کا تجزیہ بیان کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں معراج کی عظیم نشانیاں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا، داروغہ جہنم، دجال کا مشاہدہ، نہر کوثر کا مشاہدہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امت محمدیہ کے نام خصوصی پیغام، سینگی لگوانے کی اہمیت اور دیگر امور کا ذکر کیا گیا ہے۔ پانچویں باب میں جہنم کے مشاہدات یعنی غیبت کرنے والوں، بے عمل خطبا کا انجام اور ناقۃ اللہ (حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی) کے قاتل کے انجام کے مشاہدے کا ذکر کیا گیا ہے۔ چھٹے اور آخری باب میں واقعہ معراج کے بارے میں ایسے تمام واقعات جمع کر دیے گے ہیں جو اگرچہ بہت مشہور ہیں لیکن غیر مستند ہیں۔ کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ واقعہ معراج ہمارے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد رسول ﷺ کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے، یہ عظیم تر معجزہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو چشم زدن میں رونما ہوا لیکن حقیقت میں اس میں کتنا وقت لگا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ واقعہ معراج دنیا کا ایک ایسا واقعہ ہے کہ جس کا وقت مختصر ترین ہے لیکن سفر دنیا کا طویل ترین ہے ایسا طویل ترین سفر کہ جسے کسی پیمانے کے ساتھ ماپا نہیں جاسکتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب ہوا لیکن یہ سب کیسے ہوا، کیوں کر ہوا، اس کے بارے میں ہمارا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو اپنی قدرت کاملہ کے بے شمار مشاہدات بھی کروائے۔ واقعہ معراج کا ثبوت اور ذکر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ دونوں میں ہے۔

"اُردو زبان میں اس موضوع پر آج تک کوئی مستند اور معیاری کام نہیں ہوا تھا جس کی تشنگی مدت اور

شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ خاص طور پر روایات عامہ کی صحت وضعف کا خیال رکھتے ہوئے اور افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اس واقعہ کے حقائق بیان کرنا وقت کی اہم ضرورت تھی۔"[57]

دنیا میں انبیاء سمیت کسی کو بھی اللہ کی رویت کا شرف حاصل نہیں ہوا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے دنیا میں یہ خواہش ظاہر کی کہ مجھے اپنا دیدار عطا کر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ''[58]

"موسیٰ! تو مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکے گا، البتہ تو پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ بر قرار رہا تو یقیناً مجھے دیکھ لے گا۔"

منتہیٰ کا مطلب ہے قیامِ انتہا۔ زمین سے اوپر آنے والی چیزوں کی بھی آخری حد یہی ہے۔ ان کو یہاں وصول کیا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے:

''فلما غشیها من امر الله ماغشی تغیرت فما احد من خلق الله یستطیع ان ینفقها من حسنها۔''[59]

"جب اللہ کا حکم اپنے خصوصی انداز سے اس کو ڈھانپتا ہے تو وہ اس طرح بدل جاتا ہے کہ مخلوق میں کوئی ایسا شخص نہیں جو اس کے حسن و غنائی کی منظر کشی۔"

11۔ شب معراج اور ستائیس رجب سے متعلق غلط فہمیاں از مبین الرحمٰن:

یہ مختصر کتاب ایک فتویٰ کی صورت میں ہے۔ اس کتاب کے مؤلف علامہ مبین الرحمٰن جامعہ دار العلوم کراچی کے مدرس ہیں اور اس رسالہ میں انہوں نے درج ذیل اہم مسائل ذکر کیے ہیں:

1. ستائیس رجب اور شب معراج سے متعلق غلط فہمیاں

---

[57] یوسف، صلاح الدین، **واقعہ معراج اور اس کے مشاہدات**، (لاہور: راہِ حق سیریز)، ۱۳

[58] الاعراف: ۱۴۳

[59] یوسف، **واقعہ معراج اور اس کے مشاہدات**، ۷۴

2. کیاستائیس رجب کی رات معراج کاواقعہ پیش آیا؟
3. واقعہ معراج کی تاریخ میں اختلاف کیوں؟
4. واقعہ معراج کی تاریخ میں اختلاف سے واضح ہونے والا ایک اہم نکتہ
5. کیاشبِ معراج کی کوئی فضیلت یاعبادت ثابت ہے؟
6. ۲۷ رجب کی رات کو معراج سے متعلق جلسہ کرنے کا حکم
7. واقعہ معراج کا حقیقی درس
8. ستائیس رجب کے روزے کی حقیقت[60]

مصنف نے اس بات سے انکار کیاہے کہ معراج ۲۷ رجب کو ہی ہوا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ واضح رہے کہ معراج کا یہ واقعہ کس مہینے میں اور کس تاریخ کو پیش آیا، اس سے متعلق یقینی طور پر کچھ کہنا بہت ہی مشکل ہے، عام طور پر مشہور تو یہی ہے ۲۷ رجب رات کو یہ عظیم واقعہ پیش آیا لیکن واضح رہے کہ قرآن وسنت سے اس حوالے سے کوئی واضح اور معتبر بات ثابت نہیں کی کہ اس رات کی تعین میں حضرات صحابہ کرام، تابعین عظام اور اکابرِ امت کی بہت سی آرا ہیں، اس شدید اختلاف کے پیشِ نظر اس لیے حضرات اکابر کے نزدیک رجب کی ۲۷ تاریخ ہی کو یقینی طور پر شب معراج قرار دینا درست نہیں۔"[61]

مصنف نے اس رات کو افضل ماننے سے انکار کیاہے لہٰذا اس رات عبادت کرنا خود ساختہ ہے:

"اس کے علاوہ شبِ معراج کے بارے میں قرآن وحدیث سے کسی قسم کی کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں، اور نہ ہی حضور اقدس ﷺ اور مخصوص عبادت کرنے کا کوئی بھی طریقہ معتبر دلائل سے ثابت نہیں۔ آجکل بعض لوگوں نے ستائیس رجب کی رات میں اپنی طرف سے ایک نماز ایجاد کرر کھی ہے کہ دو یاچار رکعات اس طرح ادا کی جائیں کہ ۔۔۔ میں سورۃ الفاتحہ کے بعد فلاں سورت اتنی بار پڑھی جائے، دوسری رکعت میں فلاں سورت اتنی بار پڑھی جائے تو واضح رہے کہ یہ بھی قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔ اس لیے اپنی طرف سے

---

[60] مبین الرحمٰن، **شب معراج اور ستائیس رجب سے متعلق غلط فہمیاں**، (کراچی: جامعہ دارالعلوم، سلسلہ نمبر ۱۶۷)، ۱

[61] مبین الرحمٰن، **شب معراج اور ستائیس رجب**، ۲

کسی رات سے متعلق فضائل بیان کرنا یا عبادات خاص کرنا شریعت کے خلاف اور بہت بڑا جرم ہے۔ اس لیے آج کل لوگوں نے شبِ معراج یا ستائیس رجب سے متعلق جس قدر بھی فضائل اور عبادات ایجاد کی ہیں وہ سب خود ساختہ ہیں، جن سے اجتناب ضروری ہے۔"[62] مصنف نے اس بات کا بھی انکار کیا ہے کہ اس رات میں کوئی عبادت کرنے کا ثواب نہیں ہے۔

12۔ معراج النبی اور معمولات و نظریات از مفتی محمد ہاشم خان عطاری:

مفتی محمد ہاشم بریلوی مکتبہ فکر کے نمائندہ عالم ہیں اس کتاب میں درج ذیل اہم مباحث ذکر کی ہیں:

۱۔ فلسفہ معراج ۲۔ قرآن اور معراج ۳۔ انبیاء کی معراجیں

۴۔ واقعہ معراج ۵۔ افعال معراج کی حکمتیں

۶۔ معراج مصطفیٰ اور عقائد اہلِ سنت ۷۔ دیدار الٰہی

مصنف نے اس کتاب میں معراج کی روایات کو جمع کیا ہے اور ان کی تخریج کی ہے جیسے سورج الٹنے کی روایت پڑھیں:

" ایک مرتبہ سورج کو واپس پلٹایا گیا جب حضرت علیؓ کی نمازِ عصر قضا ہوئی تھی۔ خصائص کبریٰ میں ہے ک " حبس الشمس حین قاتل الجبارین وقد حبست لنبیناﷺ کما تقدم فی الاسراء واعجب من ذلک رد الشمس حین فات عصر علیؓ"(قوم جبارین سے لڑائی کے وقت سورج روکا گیا تھا اور بے شک ہمارے نبی ﷺ کے لیے بھی سورج روکا گیا تھا جیسا کہ معراج کے باب میں گزرا اور اس سے بڑھ کر یہ عجیب ہے کہ جب حضرت علیؓ کی نمازِ عصر فوت ہو گئی تو اس وقت سورج کو واپس پلٹایا گیا تھا۔"[63]

مصنف نے بہت ہی خوبصورت انداز اور محققانہ طرز پر روایات کو جمع کیا ہے مگر روایات جو لوگوں نے کلام کیا یا اعتراضات کیے ہیں۔ مؤلف نے ان کو نہیں ذکر کیا ضروری تھا ان اعتراضات کا ناقدانہ جائزہ لیتے۔

---

[62] ایضا، ۴

[63] عطاری، ہاشم، محمد، **معراج النبی اور معمولات و نظریات**، (لاہور: مکتبہ صدر الشریعہ)، ۱۸

13۔الابتہاج فی احادیث المعراج(معراجِ مصطفیٰ ﷺ :احادیث، فوائد و نکات)مترجم و ترتیب و تخریج:حافظ اکرام اللہ اور محمد عرفان قادری:

عربی کتاب ابو الخطاب بن دحیۃ کی تالیف ہے جن کا سلسلہ نسب سیدنا حضرت امام حسینؓ اور مشہور صحابیؓ رسول حضرت وحیہ کلبیؓ سے جاملتا ہے۔ جس کا ترجمہ حافظ اکرام اللہ جو کہ فاضل ہیں جامعہ نعیمیہ لاہور سے جبکہ اس کی ترتیب و تخریج محمد عرفان قادری نے کی ہے۔ یہ کتاب بہار پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ مصنف نے کتاب میں معراجِ مصطفیٰ ﷺ کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے اور ساتھ ساتھ معترضین کے اعتراضات کے جوابات بھی دیتے جاتے ہیں۔ زیرِ بحث کتاب، کتاب " الابتہاج فی احادیث المعراج" کا من و عن ترجمہ نہیں بلکہ اصل کتاب کا اختصار ہے اور مذید اس اختصار میں کتاب "الآیۃ الکبریٰ لسیوطی" اور "الاسراءوالمعراج لابن حجر" کا امتزاج بھی ہے۔ اصل کتاب کی دی گئی احادیث کی تخریج کی گئی ہے اور جہاں ضرورت پیش آئی وہاں پر حواشی بھی دی گئی ہے۔ کتاب کے مباحث میں معراج کا وقت، معراج جسم اور روح دونوں کے ساتھ تھی اس پر اقوال اور ۱۴ احادیث، احادیث میں وارد الفاظ جو دلالت کرتے ہیں کہ معراج جسم اور روح دونوں کے ساتھ پیش آئی، ان معترضین کے اعتراضات کے جواب جو کہتے تھے کہ معراج نیند میں ہوئی، سینہ مبارک چاک کرنے کا بیان وجگہ، حدیث معراج کے متواتر ہونے پر دلائل، شبِ معراج دیدارِ الٰہیٰ سے مستفیض ہونے پر دلائل اور ۶۱ فوائدِ معراج شامل ہیں۔ اس کتاب کو معراج انبی ﷺ پر مشتمل احادیثِ مبارکہ کا انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔

خلاصہ بحث:

اس تحقیق میں معراج النبی ﷺ پر تنقیدی منہج پر لکھی گئی ۱۳ کتب کو زیر بحث لایا گیا۔ اس میں معراج النبی کے حوالہ سے وہ کتب بھی شامل تھیں جو معراج النبی کی فلسفیانہ مباحث اور مقاصد معراج پر لکھی گئی ہیں۔ جیسے فلسفہ معراج پر ابو الاعلی مودودی کی کتاب "معراج کا پیغام" ہے۔ مصنف نے معراج النبی ﷺ کے بارے میں مفصل بحث نہیں کی ہے بلکہ اس رات کی فضیلت کو تسلیم کرتے ہوئے اس رات کے پیغام سے اسلامی ریاست کے بنیادی اصول تجویز کیے۔ اس موضوع پر مولانا مودودی نے دو کتب تصنیف کی ہیں۔

اسی طرح پاکستان میں ڈاکٹر اسرار احمد،ڈاکٹر طاہر القادری اور حافظ صلاح الدین یوسف مستند محقق شمار کیے جاتے ہیں۔اس موضوع اور منہج پر ان کتب قابلِ تعریف ہیں۔ڈاکٹر طاہر القادری نے واقعات معراج کا اثبات دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ کیا ہے لیکن ڈاکٹر اسرار نے رؤیتِ الٰہی کا اپنی کتاب میں انکار کیا ہے اور ساتھ ساتھ سرسید کے ردِ معجزات کا جواب بھی دیتے ہیں۔حافظ صلاح الدین نے ناصر البانی کے منہج پر محدثانہ اسلوب اختیار کرتے ہوئے صرف احادیثِ صحیحہ کو شامل کیا ہے۔

اس تحقیق میں کچھ کتب میں ستائیسویں رجب سے متعلق غلط فہمیاں، شبہات، اس رات سے جڑی عبادات،نوافل،ثواب اور معمولات وغیرہ کے بارے میں رد بھی کیا ہے۔

اہلِ سنت کے کچھ مکاتبِ فکر جہاں آپ ﷺ کے جسمانی معراج کو تسلیم نہیں کرتے وہیں اہلِ تشیع بھی آپ ﷺ کے جسمانی معراج کے قائل نہیں۔

اس موضوع پر ادباء نے بھی قلم اُٹھایا ہے لیکن وہموضوع کی نزاکت کے حوالے سے روایات بیان کرنے میں اچھے محقق ثابت نہ ہو سکے۔

زیرِ بحث کتب میں مشترک مباحث یہ تھے کہ معراج جسمانی تھی یا روحانی،رویتِ الٰہیٰ تھایا نہیں،اورانہی موضوعات کے رد یا قبول میں دلائل۔